روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 9 مئی 2009ء 13 جمادی الاول 1430 ہجری 9 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 102

ہر چیز دکھا دی گئی

حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی اور اتنا لمبا قیام کیا کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی۔ پھر نماز کے بعد آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا ہر وہ چیز جو پہلے مجھے نہیں دکھائی گئی تھی اب میں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے دیکھ لی ہے یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من اجاب الفتیا حدیث نمبر:84)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی توکّل کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ اپنے تعلق حکام کے ذریعہ' قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے' لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب بمقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب وشدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توکّل میں پھر رہے ہیں۔

دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کرسکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو۔ وہ کب مصائب وشدائد کے وقت گھبراوے گا۔ انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشر عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرض اصلاح آتے ہیں تو ان کی کل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں' لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ باامن زندگی بسر کریں۔ ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کر لیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ وکرامت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت ان کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ کل قوم کا ایک طرف ہونا۔ دولت' سلطنت' دنیوی وجاہت' حسینہ جمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ لا الٰہ الا اللّٰہ سے رک جاویں۔ لیکن ان سب کے مقابل جناب رسالتمآبؐ کا قبول نہ کرنا اور فرمانا کہ میں اگر اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا۔ میں تو حکم خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور پھر دوسری طرف سب تکالیف کی برداشت کرنا یہ ایک فوق الطاقت معجزہ ہے۔ یہ سب طاقت اور برداشت اس دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص46)

بدرسوم سے پرہیز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہو گا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں، سستا سودا ہے۔''

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 762-763)

ہر قسم کی بدرسوم کے خلاف جہاد میں ہر احمدی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

نتیجہ امتحان سہ ماہی اول 2009ء

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

۞ قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیراہتمام امتحان سہ ماہی اول 2009ء میں پاکستان بھر سے 810 مجالس کے 12875 انصار نے شمولیت کی۔ 307 انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی ''خصوصی گریڈ اے'' میں پاس کیا۔

اول: مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور

دوم 1۔ مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار۔ ربوہ

2۔ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب عزیز آباد کراچی

(باقی صفحہ 8 پر)

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

پہلا مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ

زیر اہتمام مجلس صحت یو۔کے (2-3/اگست 2008ء)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی (1908 تا 2008ء) کے تاریخی اور بابرکت موقع پر لندن میں مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوا۔ چھ ممالک سے 11 باسکٹ بال ٹیموں نے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔ مجلس صحت یو۔کے نے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی اجازت سے مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ مؤرخہ 2 اور 3/اگست 2008ء کو منعقد کروایا۔

تعارف

باسکٹ بال دنیا کا خوبصورت ترین کھیل شمار ہوتا ہے یہ دنیا کے اکثر ممالک میں بڑی دلچسپی سے کھیلا اور دیکھا جاتا ہے۔ اس کی تیزی، موومنٹ، پاسنگ اور سکورنگ کے لمحات بڑے دلکش ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جب دنیا کی مضبوط اور بڑی ٹیموں کے درمیان میچ کھیلا جاتا ہے تو وہ بڑا دلچسپ اور سنسنی خیز ہوتا ہے۔ میچ کا فیصلہ ایک یا دو سکور کے فرق سے بھی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تماشائی بھی بڑے دل جگرے والے ہوتے ہیں کیونکہ کھیل کے ساتھ ساتھ دل کی دھڑکنیں بھی تیز ہو جاتی ہیں کبھی ایک ٹیم کا سکور زائد ہو گیا اور کبھی دوسری کا۔ بہرحال اس کھیل کو دیکھنے کے لئے گراؤنڈز کھچا کھچ بھری ہوتی ہیں۔

ربوہ اور باسکٹ بال

پاکستان میں باسکٹ کے حوالے سے ربوہ اس کھیل کا اہم ترین مرکز رہا ہے۔ باسکٹ بال کے اس بین الاقوامی کھیل کو خلفائے احمدیت کی سرپرستی کا شرف بھی حاصل رہا ہے اور خدا کے فضل سے اب بھی حاصل ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل جب آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے۔ 1956ء میں باسکٹ بال شروع کروائی۔ اور محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کو اس کھیل کا انچارج بنایا۔ جن کی لگن، ان تھک محنت اور لگاتار ترغیب سے نہ صرف تعلیم الاسلام کالج بلکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول، جامعہ احمدیہ اور ربوہ کے محلّہ جات میں اس کھیل نے خوب رواج پایا اور گیارہ کلب قائم کئے جو کہ باقاعدہ فیڈریشن سے منسلک تھے۔

اس دور میں خدا کے فضل سے بین الاقوامی سطح کے کھلاڑی پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے خوبصورت کھیل سے ربوہ کا نام روشن کیا ان میں میجر سعید احمد صاحب کی جمپ شاٹ اور ٹیم کو کھلانا بہت مشہور تھا۔ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ پاکستان آرمی باسکٹ بال ٹیم کے کپتان رہے۔

ان کے ساتھ لطیف احمد جھمٹ صاحب، سراج الحق قریشی صاحب، خالد احمد تاج صاحب، سلطان احمد صاحب، عبدالرشید قریشی صاحب، نصیر احمد بُندہ صاحب، مجید احمد چوہدری صاحب اور میجر شاہد احمد سعدی صاحب جو پاکستان آرمی اور پاکستان ٹیم کے کپتان رہے نیشنل سطح کے بہترین کھلاڑی سامنے آئے۔

1957 میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں آل پاکستان ٹورنامنٹ کا اجراء ہوا جس میں ملک بھر کی بڑی بڑی ٹیموں نے شرکت کرنی شروع کی۔ وائی، ایم، سی اے انڈیا کی ٹیم نے ربوہ میں منتخب کھلاڑیوں کی ٹیم کے ساتھ میچ کھیلا۔ 1969ء میں ربوہ میں نیشنل باسکٹ بال چیمپیئن شپ منعقد ہوئی۔ کالج کی باسکٹ بال ٹیم نے متعدد بار سرگودھا بورڈ، پنجاب یونیورسٹی کی چیمپیئن شپ جیتی۔

ربوہ کے بہت سے کھلاڑی بورڈ پنجاب یونیورسٹی اور پاکستان کی نیشنل ٹیم میں منتخب ہوئے۔ تعلیم الاسلام کالج کی پرنسپل شپ کے زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ 1973-1974ء کے دور میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے صدر منتخب ہوئے۔

1973-1974ء کے دور میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے نائب صدر اور چیف سلیکٹر منتخب ہوئے اس سنہری دور میں ربوہ کے تقریباً 16 کھلاڑیوں نے باسکٹ بال کے نیشنل ریفریز بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد بھی باسکٹ بال کی سرپرستی فرمائی جس سے باسکٹ بال کے کھیل کو نمایاں ترقی حاصل ہوئی۔ ربوہ میں باسکٹ بال کی اس شاندار ترقی کے زمانہ میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کے دل میں بار بار یہ خواہش جنم لیتی رہی کہ کسی طرح ربوہ کی باسکٹ بال ٹیم کسی بیرونی ملک کے دورہ پر بھجوائی جائے کھلاڑیوں کی فہرستیں تیار کی جاتیں لیکن بعض ٹیکنیکل مجبوریوں اور مشکلات کی وجہ سے آپ کے دل میں بار بار پیدا ہونے والی خواہش ایک خواب ہی بن کر رہ جاتی اور عملی حقیقت کا روپ نہ دھار سکی۔ لیکن ہمارا پیارا خدا بھی بڑی عجیب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ خواب تقریباً پچیس، تیس سال بعد لندن میں مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے انعقاد کے ذریعہ ایک زندہ حقیقت کا روپ دھار گئے۔ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا باسکٹ بال کے کھلاڑیوں پر ایک انتہائی عظیم احسان ہے کہ آپ نے خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ یو کے 2008ء کے موقعہ پر باسکٹ بال کے انٹرنیشنل ٹورنامنٹ کے انعقاد کی اجازت عطا فرمائی اور مکرم امیر جماعت احمدیہ یو کے محترم رفیق حیات صاحب نے مجلس صحت یو۔کے کی سرپرستی فرماتے ہوئے لندن میں مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے انعقاد کے انتظامات فرمائے۔

ٹیمیں

خلافت احمدیہ صدسالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل ممالک کی احمدی کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیموں نے شرکت فرمائی۔

1۔ یو۔ایس۔اے ٹیم A
2۔ یو۔ایس۔اے ٹیم B
3۔ کینیڈا
4۔ پاکستان
5۔ جرمنی
6۔ انگلینڈ وائیٹس ٹیم A
7۔ انگلینڈ بلیو ٹیم B
8۔ فلسطین

ان ٹیموں کے علاوہ ربوہ کے ٹورنامنٹ کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے حسب ذیل ٹیموں کے مابین بھی۔ میچ کھیلا گیا۔

تعلیم الاسلام کالج۔ پاکستان اولڈ بوائز
تعلیم الاسلام کالج یورپ۔ انگلینڈ اولڈ بوئز

ربوہ میں باسکٹ بال کے ٹورنامنٹ کے موقعہ پر ننھے اور چھوٹے بچوں کا میچ بھی کھیلا جاتا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بچوں کی تین ٹیموں کے درمیان بھی میچ کھیلے گئے۔

اسلام آباد، ٹلفورڈ کے ننھے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم
لندن کے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم
لندن کے ننھے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم

مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد مورخہ 2 اور 3/اگست 2008 کو لندن کی مشہور و معروف موٹر وے A تھری پر اسلام آباد ٹلفورڈ سے چند میل قبل واقعہ انتہائی خوبصورت اور دیدہ زیب Liesure certre میں کیا گیا۔ جس کے وسیع و عریض ہال میں بنے ہوئے بیک وقت دو باسکٹ بال کورٹس پر باسکٹ بال کے میچ کھیلے گئے۔

افتتاحی میچز

مسرور انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاحی میچ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی اے ٹیم اور کینیڈا کی باسکٹ بال ٹیم کے مابین کھیلا گیا اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تھے۔ ٹورنامنٹ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ پھر مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور ٹورنامنٹ سے قبل محترم مہمان خصوصی کا تعارف دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں اور آفیشلز سے کروایا گیا اور گروپ فوٹو کھینچے گئے۔

ٹورنامنٹ کا یہ افتتاحی میچ انتہائی دلچسپ اور خوبصورت کھیل پر مشتمل تھا۔ دونوں ٹیموں نے خوبصورت کھیل پیش کیا لیکن آخر میں کینیڈا کی ٹیم نے یہ مقابلہ محض چار سکور کی برتری سے جیت لیا۔ اس میچ کے ریفری کے فرائض انٹرنیشنل باسکٹ بال ریفری پروفیسر سراج الحق قریشی اور مکرم محمود احمد صاحب نیشنل باسکٹ بال ریفری نے ادا کئے۔ جبکہ آفیشلز کے فرائض مکرم عبدالرحیم صاحب، مکرم انعام الحق قریشی صاحب اور مکرم شاہد احمد صاحب نے ادا کئے۔

ٹورنامنٹ کے ابتدائی میچ لیگ سسٹم کی بنیاد پر کھیلے گئے۔ جبکہ باقی سیمی فائنل اور فائنل میچ انٹرنیشنل قانون کے مطابق criss cross کی بنیاد پر کھیلے گئے۔ چنانچہ ٹورنامنٹ کے پہلے روز یعنی 2/اگست کو دو کورٹس پر تقریباً 12 مقابلے ہوئے۔ دوسرے روز یعنی 3/اگست 2008 کو سیمی فائنل اور فائنل مقابلے کھیلے گئے۔ اسی طرح تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز کی ٹیموں کے مابین اور ننھے بچوں کی تین ٹیموں کے مابین بھی میچز کھیلے گئے۔ تعلیم الاسلام کالج اولڈ بوائز کا میچ پاکستان کے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم نے جیت لیا۔ جبکہ ننھے بچوں کے مقابلہ میں اسلام آباد ٹلفورڈ کے کھلاڑیوں نے فتح حاصل کی۔ مقابلہ جات کے دوران دونوں روز تمام ٹیموں کے کھلاڑیوں نے باسکٹ بال کی کورٹ میں نماز ظہر اور نماز عصر باجماعت ادا کیں۔

ٹورنامنٹ کا فائنل میچ

مورخہ 3/اگست کو شام 4 بجے اس ٹورنامنٹ کا فائنل کھیلا گیا۔ اس میچ میں امریکہ اور کینیڈا کی ٹیمیں ایک مرتبہ پھر مد مقابل تھیں اس میچ کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید پاکستان ربوہ تھے۔ ازاں بعد مہمان خصوصی کا تعارف فائنل کھیلنے والی ٹیموں کے کھلاڑیوں، آفیشلز اور ریفریز سے کروایا گیا اور مہمان خصوصی کے ساتھ دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں اور آفیشلز کے گروپ فوٹو بنائے گئے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان دلچسپ مقابلہ کے بعد امریکہ کی ٹیم نے یہ فائنل اپنا نام کر لیا۔

امریکہ کی ٹیم کے موسیٰ نامی کھلاڑی کو تمام میچوں میں بہترین اور شاندار کھیل پیش کرنے کی بنیاد پر ٹورنامنٹ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ اس تاریخی فائنل میچ میں ریفری کے فرائض پروفیسر سراج الحق قریشی (انٹرنیشنل باسکٹ بال ریفری) اور مکرم محمود احمد صاحب نیشنل ریفری جبکہ آفیشل کے فرائض مکرم عبدالرحیم صاحب نیشنل ریفری مکرم انعام الحق قریشی نیشنل ریفری اور مکرم شاہد احمد چھدّا نے سرانجام دیئے۔

(باقی صفحہ 8 پر)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

آنحضرت ﷺ کی حفاظت الٰہی کے ایمان افروز واقعات

مکرم لقمان احمد شاد صاحب

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی حیات مبارکہ میں بے شمار ایسے مواقع آئے جب دشمن نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ ہمارے آقا رحمت دو عالم کو قتل کر دیں گے اور اس کام کے لئے دشمن نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے اس قرآنی وعدہ کے مطابق کہ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (سورۃ المائدہ آیت 68) دشمن کی ہر تدبیر کو ناکام بناتے ہوئے یہ ثبوت دیا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد اور حفاظت کے لئے کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ معظّمہ میں کئی مرتبہ کفار قریش آنحضرتؐ کے اقدام قتل کے مرتکب ہوئے تھے اور ہر ایک مرتبہ میں ناکام رہے"۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 235)

پھر فرمایا

"یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا اگر آنجنابؐ درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے۔ ایک تو وہ موقعہ تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھا لی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے (2) دوسرا وہ موقعہ تھا جب کہ کافر لوگ اس غار پر مع ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے۔ (3) تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جب کہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی یہ ایک معجزہ تھا (4) چوتھا وہ موقعہ تھا جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب کو گوشت میں زہر دے دی تھی۔ اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا (5) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جب کہ خسرو پرویز شاہ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ان تمام پرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر کار غالب ہو جانا ایک بڑی زبردست دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپؐ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا"۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 263)

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

بائبل میں آنحضرتؐ کی حفاظت الٰہی سے متعلق ایک عظیم الشان خبر جو یسعیاہ نبی نے دی ان الفاظ میں مذکور ہے۔

"دیکھو میرا خادم جس کو میں سنبھالتا ہوں۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا دل خوش ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر ڈالی۔ .... یعنی خداوند خدا یوں فرماتا ہے میں خداوند نے تجھے صداقت سے بلایا۔ میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دوں گا"۔

(یسعیاہ باب 42 آیت 1-6)

قریش مکہ کی ناکام تدبیریں

جب تمام مسلمان ہجرت کر کے جا چکے تھے اور آنحضرتؐ ابھی مکہ میں ہی تھے اور ہجرت سے متعلق خدائی اجازت کے منتظر تھے آنحضرت ﷺ کو تنہا سمجھ کر کافروں نے یہ موقع مناسب خیال کیا اور اپنی قومی مشورہ گاہ دارالندوہ میں آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کی ناکام تدبیریں کرنے لگے۔ آخر کار ابوجہل کی اس تجویز پر اتفاق ہوا کہ

"ہم اپنے ہر قبیلہ سے ایک ایک جوان چھانٹ کر مسلح تیار رکھیں اور جب محمدؐ سو رہے ہوں تو سب جوان اکٹھے ہو کر ایک آدمی کی طرح ان پر وار کر دیں اس طرح ان کی قوم قصاص لینا بھی چاہے گی تو ہمارے اتنے قبائل سے لڑ نہیں سکے گی۔ لامحالہ خون بہا پر راضی ہوگی غرض اس تجویز پر اتفاق ہو گیا"۔ ادھر جبرائیل نے آپؐ کو اس بد ارادے کی خبر کر دی۔ آنحضرتؐ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تھیں وہ آپؐ نے حضرت علیؓ کے سپرد کیں کہ وہ امانتیں انہیں لوٹا دیں اور حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلا دیا۔ ظالم قریش خونی ارادے کے ساتھ آپؐ کے گھر کے باہر جمع ہو کر محاصرہ کئے ہوئے تھے اور اس قدر غفلت میں تھے کہ آنحضرتؐ ان کے سامنے سے ان کے سَروں کے اوپر خاک ڈالتے ہوئے چلے گئے۔ ادھر قریش تھوڑی دیر بعد اندر جھانک کر دیکھتے تو آنحضرتؐ کے بستر پر کسی کو لیٹا ہوا پا کر مطمئن ہو جاتے تھے صبح ہوئی تو انہیں علم ہوا کہ آنحضرتؐ چلے گئے ہیں"۔

(سیرت النبی لابن ہشام باب ہجرۃ الرسولؐ)

غار ثور کا واقعہ

ہجرت کے وقت ہی جب آپؐ اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ غار ثور میں تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قریش کو خاص طور پر غار کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جن کے ساتھ نشان قدم کے ماہر بھی تھے جب غار کے قریب انہوں نے ایک تعاقب کے ماہر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "خدا کی قسم تمہیں جس کی تلاش ہے وہ اس غار سے آگے نہیں گیا"۔ یہ جملہ سن کر حضرت ابوبکر اتنے فکرمند ہوئے کہ رو پڑے اور کہنے لگے۔ "خدا کی قسم میں اپنی جان کے لئے نہیں روتا بلکہ مجھے اس کا خوف ہے کہ کہیں آپؐ کو کسی پریشانی میں نہ دیکھنا پڑے"

اس پر آپؐ نے فرمایا "غم نہ کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے"۔ اسی وقت اللہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دل کو سکون عطا فرمایا اور ان کو ایسا اطمینان بخشا جس سے دلوں کو سکون اور آرام ملتا ہے۔

(سیرت حلبیہ باب عرض رسولؐ اللہ نفسہ علی القبائل من العرب ان یحموہ و ینا صروہ علی ماجاء بہ من الحق)

جنگ احد میں خدائی حفاظت

جنگ احد میں ایک موقع ایسا بھی آیا جب دشمن کے دوبارہ حملہ سے مسلمانوں کے لشکر میں درہمی برہمی پیدا ہوگئی۔ اور دشمن کی فوج کا گزر بالکل آنحضرتؐ کے سامنے سے ہوا۔ دشمن نے آپؐ کو جانی نقصان پہنچانا چاہا، دشمن کے اس شدید حملہ سے آپؐ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ آپؐ کے چہرۂ مبارک سے خون جاری تھا اور آپؐ یہ فرما رہے تھے کہ وہ لوگ کیسے فلاح پا سکتے ہیں جنہوں نے اپنے نبی کے چہرے کو خون آلودہ کر دیا۔ اس آزمائش کی گھڑی میں بھی مشرکین کا ہزاروں کا لشکر آپؐ کو قتل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا اور اپنے اس ارادے میں ناکام رہا۔

جنگ احد ایک دشمنِ اسلام اُبی بن خلف مکہ میں جب آپؐ سے ملتا تو کہتا کہ اے محمدؐ! میں ایک گھوڑا سونا کھلا کھلا کر پرورش کر رہا ہوں اس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا۔ آنحضرتؐ فرماتے انشاء اللہ میں تم کو قتل کروں گا۔ جنگ احد میں اس کا یہ انجام ہوا کہ زخمی حالت میں اسی گھوڑے پر گرتا پڑتا جب قریش کے پاس پہنچا تو کہا کہ خدا کی قسم محمدؐ نے مجھ کو قتل کر دیا کیونکہ انہوں نے مجھے زخمی کر دیا ہے جس سے میں ہرگز جانبر نہیں ہو سکتا۔ جب کفار مکہ واپس ہوئے تو سرف کے مقام پر یہ مَر گیا۔

(سیرت النبی لابن ہشام باب غزوہ احد۔ ذکر شأن عاصم بن ثابت ناشر دار الکتب العلمیہ بیروت)

زہر دینے والی یہودی عورت سے عفو کا سلوک

خیبر کی ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دیا اور رسول اللہؐ کے پاس تحفہ بھیجا آپؐ نے اس میں سے دستی کا گوشت اٹھایا اور تناول کیا اور آپؐ کے ساتھ صحابہؓ نے بھی کھایا پھر آپؐ نے ان سے فرمایا۔ بس اپنے ہاتھ اٹھا لو پھر آپؐ نے اس عورت کے پاس کسی کو بھیج کر اسے بلا بھیجا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کیا تو نے اس میں زہر ملایا تھا؟ وہ بولی آپ سے کس نے کہا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اس گوشت کی دستی نے بتایا ہے۔ اس عورت نے کہا بیشک میں نے اس میں زہر ملایا۔ آپؐ نے پوچھا آخر تمہارا ایسا کرنے سے ارادہ کیا تھا۔ کہنے لگی۔ میں نے سوچا اگر آپ نبی ہیں تو زہر آپؐ کو کچھ نقصان نہیں دے گا اور اگر آپؐ نبی نہ ہوئے تو آپ سے ہم نجات پا جائیں گے۔ اس پر آپؐ نے اس عورت کو معاف فرما دیا۔

(سنن ابوداؤد شریف کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ فمات ایقاد منہ)

کسریٰ کے نام خط اور اس کا ردعمل

آنحضرتؐ کے دور میں دنیا کی حکومت دو حصوں میں منقسم تھی ایک حصہ پر قیصر حکمران تھا اور ایک حصہ پر کسریٰ۔

آنحضرتؐ نے کسریٰ کے نام ایک خط ارسال کیا اور اسے دعوت اسلام دی۔ اس شاہ ایران نے تکبر میں آتے ہوئے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہا کہ میری رعایا ہو کر مجھے خط لکھتا ہے۔ جب آپؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اس ملک کا بھی پارہ پارہ ہو جائے گا۔ کسریٰ شاہ ایران نے اپنے ماتحت یمن کے گورنر کو لکھا کہ تم دو بہادر آدمی حجاز بھیجو تا کہ وہ اس شخص کو گرفتار کر کے میرے پاس لے آئیں۔ گورنر نے حسب حکم اپنے ایک داروغہ جو ایرانی طریقہ حساب کا ماہر تھا اسے اور ایک اور ایرانی کو اس غرض کے لئے مدینہ روانہ کیا۔ ان کے ہاتھ ایک خط رسول کریمؐ کو بھیجا کہ وہ کسریٰ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنے داروغہ کو زبانی کہا کہ ان سے گفتگو کرو اور صحیح احوال مجھ سے بیان کرو۔ یہ مدینہ کے قریب پہنچے تو کچھ قریش سے ملے اور پتہ دریافت کیا قریش ایرانیوں سے غرض معلوم کر کے بہت خوش ہوئے اور ایک دوسرے کے سامنے خوشخبری کے طور پر بیان کیا۔ ان دونوں ایرانیوں نے چل کر رسول کریمؐ کے پاس آئے اور آنے کی غرض بیان کی اور کہا کہ اگر آپؐ میرے ساتھ چلیں گے تو یمن کا گورنر معافی کے لئے سفارش کرے گا اگر آپ حکم کی سرتابی کریں گے تو شاہ ایران آپؐ کو آپؐ کی قوم کو ہلاک کر دے گا۔ آپؐ نے انہیں کہا کہ آج تو جاؤ کل پھر آنا، اس کے بعد آپؐ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ کے بیٹے کو اس پر مسلط کر دیا اور اس نے رات اپنے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ آپؐ نے اگلے دن ان دونوں ایرانیوں کو اس واقعہ کی خبر دی۔ وہ حیران ہوئے اور واپس لوٹ کر اپنے گورنر کو بتایا۔ کچھ روز بعد یمن کے اس گورنر کے نام اس نئے

کسریٰ کا خط پہنچا کہ میں نے اپنے باپ کو اس کے مظالم کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اور اب لوگوں سے میری اطاعت کا حلف لو اور جس شخص کے متعلق میرے باپ نے تم کو لکھا تھا اسے اس وقت منسوخ سمجھو اور آئندہ نئے حکم کا انتظار کرو۔ اس واقعہ کے بعد یمن کا وہ گورنر دل سے آنحضرتؐ پر ایمان لے آیا۔

(تاریخ طبری مترجم جلد دوم صفحہ 307-308 ناشر دارالاشاعت کراچی)

حضرت عمرؓ کا قبول اسلام

حضرت عمرؓ اپنی انتہائی سختیوں کے باوجود جب کسی کو اسلام سے بد دل نہ کر سکے تو آخر کار مجبور ہو کر ایک دن خود تلوار اٹھائے آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے اور سیدھا آنحضرتؐ کی طرف چل پڑے۔ راستے میں اتفاقاً ایک دوست نعیم بن عبداللہ مل گئے انہوں نے آپ کے یہ تیور دیکھ کر پوچھا کہاں جاتے ہو؟ بولے محمدؐ کا کام تمام کرنے جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی اسلام لا چکے ہیں۔ فوراً پلٹے اور بہن کے گھر پہنچے جو قرآن کی تلاوت کر رہی تھیں آہٹ پا کر خاموش ہو گئیں اور قرآن کے اوراق چھپا لئے۔ لیکن آواز حضرت عمر کے کانوں میں پڑ چکی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تم دونوں دین سے پھر چکے ہو اور محمدؐ کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے۔ یہ کہتے ہوئے بہنوئی پر جھپٹ پڑے اور مارنا شروع کر دیا بہن بچانے آئی تو اس کو بھی لہولہان کر دیا۔ بہن نے کہا جو بن پڑے کر لو اسلام اب ہمارے دل سے نہیں نکل سکتا۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ کا کچھ غصہ کم ہوا تو پوچھا۔ اچھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے مجھے بھی سناؤ۔ بہن نے کہا جب تک تم غسل کر کے پاک نہیں ہو جاتے قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ چنانچہ بہن کے کہنے پر آپ نے غسل کیا، بہن نے قرآنی اوراق سامنے رکھ دیئے آپ جوں جوں پڑھتے گئے آپ کی حالت بدلتی گئی اور قرآن کریم کی آیات نے آپ کو بالکل بدل دیا۔ فوراً دار ارقم میں آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے۔ آنحضرتؐ کے دریافت کرنے پر کہ اے عمر کس ارادے سے آئے ہو۔ عرض کی۔ ایمان لانے کے لئے۔ آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ نے بے ساختہ اللہ اکبر کا اس زور سے لگایا کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں"۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ الجزء الثالث صفحہ 320-321 تابع حرف العین مطبع دارالمعرفۃ بیروت)

یوں خدا تعالیٰ نے آپ کو جو آنحضرتؐ کے قتل کے ارادے سے روانہ ہوئے تھے آپؐ کی جھولی میں ڈال دیا۔

ہجرت اور سراقہ کا تعاقب

آنحضرتؐ کا ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والا سراقہ بن مالک تعاقب کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں جو بخاری میں مذکور ہے کہ:

ہمارے پاس کفار قریش کے ایلچی آئے۔ اور رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ ان میں سے ہر ایک کی دیت مقرر کرنے لگے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا قید کرے اسے اس قدر انعام دیا جائے گا۔ اسی اثنا میں کہ میں اپنی قوم بنو مُدلج میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص سامنے سے آئے اور آ کر ہمارے پاس کھڑا ہو گیا اور ہم بیٹھے تھے کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی سمندر کے کنارے کی طرف کچھ آدمی دیکھے ہیں میں سمجھتا ہوں وہی محمدؐ اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں کہ میں نے شناخت کر لیا کہ وہی ہیں مگر میں نے اس کو کہا کہ وہ ہرگز نہیں ہیں بلکہ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے جو ہمارے سامنے گئے تھے، پھر میں اس مجلس میں کچھ دیر ٹھہرا رہا اسکے بعد اٹھا اور گھر گیا۔ اپنی لونڈی سے کہا کہ میرا گھوڑا نکالو اور حکم دیا کہ وہ ٹیلہ کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ چنانچہ میں اپنا نیزہ لے کر گھر کے پیچھے کی طرف سے نکلا۔ گھوڑے کو سرپٹ دوڑایا اور یہاں تک کہ میں جب ان کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں اس پر سے گر پڑا۔ میں جلدی سے اٹھا اور ترکش میں ہاتھ ڈال کر دستور کے مطابق تیروں سے فال لی۔ فال میری منشاء کے خلاف نکلی۔ میں نے فال کی پرواہ نہ کی اور پھر سوار ہو کر تعاقب کرنے لگا۔ اس دفعہ میں رسول اللہؐ کے اتنے قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسولؐ اللہ کی تلاوت کی آواز سنی۔ آپؐ نے ایک دفعہ بھی منہ کر کے پیچھے کی طرف نہیں دیکھا مگر ابو بکرؓ (آنحضرتؐ کے فکر کی وجہ سے) اِدھر اُدھر دیکھتے تھے۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا اور آخر جب وہ اٹھا تو فضا میں غبار دھوئیں کی طرح آسمانوں تک پھیل گئی میں نے پھر فال نکالی تو وہی نکلا جو مجھے ناپسند تھا۔ تب میں نے انہیں آواز دی کہ تم امن میں ہو۔ اس آواز پر وہ ٹھہر گئے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے قریب پہنچا۔ آپؐ تک پہنچنے میں جو مجھے روکیں آئیں انہیں دیکھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ ضرور آپؐ کا بول بالا ہوگا۔ پھر میں نے آپؐ کو قوم نے جو آپؐ سے متعلق دیت مقرر کی تھی اور جو وہ ارادے رکھتے تھے اس کے متعلق سب کچھ بتایا۔ میں نے ان کے سامنے کچھ زاد اور سامان پیش کیا مگر انہوں نے مجھ سے نہ لیا اور صرف اس قدر فرمایا کہ ہمارے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں نے عرض کی کہ میرے لئے امن کی تحریر لکھ دیں۔ آپؐ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ کر دی۔ پھر آپؐ روانہ ہو گئے۔

(بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینہ)

الٰہی تصرف سے دشمن کے ہاتھ سے تلوار گر جانا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہی کہ وہ آنحضرتؐ کے ساتھ ایک جنگی مہم پر گئے جب رسولؐ اللہ صحابہ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ قافلہ ایک روز دوپہر کو ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درختوں کے جھنڈ تھے آپؐ نے وہیں پڑاؤ فرمایا۔ اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لئے چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہؐ نے ہمیں آواز دی۔ جب ہم حاضر ہوئے تو آپؐ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا 'اللہ' پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا لیکن رسول اللہؐ نے اس کو کوئی سزا نہ دی۔

(بخاری کتاب المغازی باب ذات الرقاع)

جنگ حنین کا واقعہ

جنگ حنین میں جب آپؐ کے گرد چند آدمی رہ گئے اور دشمن تیروں کی بارش برسا رہے تھے۔ ''حضرت ابوسفیان بن الحارث رسولؐ کے خچر کی باگ آگے سے تھامے ہوئے آپ کو لے جا رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو ہر طرف سے آلیا تو آپ خچر پر سے اتر پڑے اور یہ رجز پڑھتے ہوئے۔

''انا النبی لا کذب

انا ابن عبدالمطلب''

میں نبی برحق ہوں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

اس وقت رسولؐ سے زیادہ بہادر اور دشمن کے لئے مہلک اور کوئی نہ تھا۔''

(تاریخ طبری مترجم جلد دوم صفحہ 354)

شیبہ بن عثمان کا ارادۂ قتل

شیبہ بن عثمان جس کا باپ احد میں مارا گیا تھا نے بیان کیا کہ اس وقت یعنی حنین کے دن میرے دل میں آئی کہ آج محمدؐ کو قتل کر کے میں اپنے باپ کا بدلہ لوں گا میں نے رسولؐ کے قتل کا ارادہ کر لیا مگر کوئی ایسی شے نظر آئی کہ میرا دل بیٹھ گیا اور مجھے اپنے ارادہ پر قدرت نہ ہوئی میں سمجھ گیا کہ آپؐ کو میری جانب سے اللہ نے محفوظ کر دیا۔ (تاریخ طبری مترجم جلد دوم صفحہ 354)

رسولؐ اللہ کے قتل کی ایک ناکام سازش

بنی عامر کا ایک وفد رسولؐ کے پاس آیا۔ عامر بن الطفیل رسولؐ اللہ کے پاس آیا وہ آپؐ کو دھوکے سے قتل کرنا چاہتا تھا اس سے قبل اس کی قوم نے اس سے کہا اے عامر سب لوگ اسلام لا چکے ہیں تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے کہا 'بخدا میں نے قسم کھا لی ہے کہ جب تک تمام عرب میری اتباع نہ کریں میں کسی حد پر نہیں رکوں گا۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس قریشی کی اتباع کروں۔ اس کے بعد اس نے اپنے ساتھی اربد سے کہا کہ جب میں ان کے پاس پہنچوں گا اور ان کو اپنی باتوں میں متوجہ کروں گا اس وقت تم تلوار سے ان پر حملہ کر دینا۔ یہ رسولؐ اللہ کے پاس آئے۔ عامر بن الطفیل نے رسولؐ سے کہا اے محمدؐ میں آپ سے علیحدگی میں باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جب تک تم اللہ پر ایمان نہ لے آؤ میں تمہاری خواہش منظور نہیں کرتا مگر اس نے پھر کہا یہ جملہ وہ کہتا جاتا اور منتظر تھا کہ اربد اس کی ہدایت پر عمل کرے مگر اربد خاموش بیٹھا رہا۔ جب عامر نے اربد کی یہ کیفیت دیکھی اس نے پھر رسولؐ سے کہا مگر آپؐ نے انکار کر دیا اور فرمایا جب تک تم اللہ پر ایمان نہ لے آؤ میں تمہاری خواہش منظور نہیں کرونگا۔ اس پر اس نے کہا کہ اچھا تو اب میں تمہارے مقابلے کے لئے سرخ گھوڑے سوار اور پیدل کی ایسی زبردست فوج لاؤں گا کہ تمام مدینہ اس سے بھر جائے گا۔ اس کے اٹھ جانے کے بعد آپؐ نے فرمایا اے اللہ تو عامر بن الطفیل کی خبر لے۔

رسولؐ کے پاس سے چلے آنے کے بعد عامر نے اربد سے پوچھا میں نے تم کو ہدایت دی تھی اس پر تم نے کیوں عمل نہ کیا۔ بخدا روئے زمین پر میرے نزدیک تم سے زیادہ ڈرپوک کوئی اور نہ ہوگا۔ اربد نے کہا جلدی نہ کرو میری بات بھی سن لو بخدا جب میں نے تمہاری ہدایت پر عمل کرنا چاہا تم میرے اور ان کے درمیان حائل نظر آئے سوائے تمہارے مجھے اور کوئی نظر نہیں آتا تھا تو کیا میں تم پر وار کرتا''۔

(تاریخ طبری مترجم جلد دوم صفحہ 402)

انگلستان اور جرمنی میں دو نئے مراکز کی تحریک

جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 18/مئی 1984ء میں انگلستان اور جرمنی میں دو نئے مراکز قائم کرنے کی مالی تحریک فرمائی۔ اس تحریک کے لئے حضور انور نے اپنی طرف سے دس ہزار پونڈ پیش کرنے کا اعلان کیا اور پھر یورپ میں مقیم احمدیوں کو بالخصوص اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ لیکن اپنے خطبہ جمعہ 29/جون 1984ء میں اس تحریک کو سب احمدیوں کے لئے عام کر دیا۔

(خطبات طاہر جلد سوم ص 346,265)

چنانچہ لندن کے نواح میں ''اسلام آباد'' کے نام پر ایک بستی بسائی گئی۔ جرمنی میں فرینکفورٹ میں ناصر باغ اور اب بیت السبوح کمپلکس کی خرید، انگلستان میں بیت الفتوح منصوبہ اور یورپ میں بے شمار بیوت الذکر و مشن ہاؤسز خریدے یا تعمیر ہو چکے ہیں۔

مکرم راجہ برہان احمد صاحب طالع

وادی کاغان کے خوبصورت علاقے

جھیل سیف الملوک، لولوسر، دودی پت اور بابوسر ٹاپ کے ہائیکنگ ٹریکس

قسط دوم آخر

تیز بارش اور سفر کا اختتام

کوشش یہ تھی کہ اب بیسل پہنچ کر ہی رُکا جائے۔ حافظ اطہر کا برا حال تھا۔ لولوسر جھیل کے فوراً بعد بارش شروع ہوئی۔ ایسا دن میں دو تین دفعہ پہلے بھی ہو چکا تھا۔ مگر اس دفعہ تو خوب پانی برسا۔ حافظ اطہر کانپنے لگا اور عزیزم فہد جاوید نے اسے سنبھالا۔ بالآخر ہم بیسل پہنچ گئے۔ ہوٹل پر پہنچے روٹیاں تیار کروائیں۔ ٹن پیک کھولے سالن تیار کیا۔ بارش پھر شروع ہوگئی۔ ہمارے خیمے گزشتہ دن کے لگے ہوئے تھے اور سامان بھی محفوظ تھا۔ سب خوش بھی تھے اور سخت تھکے ہوئے بھی اگلے دن کے بارے میں متفرق رائے مل رہی تھیں۔

ہائیکنگ چاہے آپ پہلی دفعہ کر رہے ہوں یا آپ دسویں دفعہ ہر بار آپ اس سفر کے دوران بیشمار باتیں سیکھتے اور تجربات سے گزرتے ہیں۔

عزیزم حافظ اطہر نے اس بات کا انتظار کیا کہ پہلے سارے ساتھی خیموں میں چلے جائیں، آہستہ آہستہ بات کا آغاز کیا اور چند فقروں کے بعد ہی اصل مدعا پر آگئے کہ ”مجھے واپس بھیج دیں میں کل نہیں جاسکتا۔“ حافظ صاحب کیا جانیں ہم نے ایسے کئی امتحان پہلے گزارے ہیں۔ مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے اپنے زخم چھپاتے ہوئے جواب دیا۔ اچھا بیٹا ابھی کھانا کھاؤ آرام کرو گرم دودھ پیو صبح دیکھیں گے۔ ابھی سے ہمت ہار گئے۔ ادھر یہ کہہ تو دیا مگر دل ہی دل میں دعا بھی شروع کردی اور عزیزم خالد سے عرض کی کہ سب کو آرنیکا تو دو اور اگر کوئی زیادہ شکایت کرے تو دو گولی Panadol بھی دے دینا۔

وہ رات ایک عجیب رات تھی ابھی میری آنکھ لگی ہی تھی کہ باہر کسی کے کھانسنے کی آواز آئی۔ پہلے تو سمجھا کہ خواب ہے لیکن کچھ غور کرنے پر احساس ہوا کہ نہیں یہاں خواب کیا ہر بات ہی حقیقت بن کر سامنے آرہی ہے اللہ خیر کرے۔ فوراً آواز لگائی ”کیا ہوا کون ہے؟ جواب ملا ”کچھ نہیں سر بس ذرا تھوڑی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔“ لو جی! میرے اسسٹنٹ ڈاکٹر صاحب ہی بیمار ہوگئے۔ ایک اور بولا: سر خالد نے قے کی ہے۔ یا اللہ خیر! خدا گواہ ہے رتی برابر بھی Sleeping Bag سے منہ نکالنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ بڑی مشکل سے اُٹھا کیمپ کی Zip کھولی اور پہلے صرف باہر جھانکا۔ خالد میاں اپنے کیمپ میں جا چکے تھے۔ مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ”سر مجھے قے کھل کر آگئی ہے اور اب میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے آپ باہر نہ آئیں میں بھی سونے لگا ہوں۔ ایک دفعہ پھر کنفرم کیا تو تسلی ہوئی اور ایک دفعہ پھر دعائیں کرتا ہوا پتہ نہیں کب سو گیا۔ جاگ تو اسی وقت آئی جب دن نکل چکا تھا فوراً نماز ادا کی۔

عزیزم حافظ اطہر منہ ہاتھ دھو کر اگلے سفر کے لئے تیاری کر رہے تھے، عزیزم خالد اپنا Sleeping Bag صاف کر رہے تھے، جو قے کی وجہ سے کچھ گندا ہو گیا تھا، عزیزم ساجد بس اس تاک میں تھے کہ آج کہیں سامان نہ اٹھانا پڑ جائے۔ کوئی زلفیں سنوار رہا تھا، چند چہرا چمکا رہے تھے، کہیں خوش گپیاں لگائی جا رہی تھیں اور قصہ مختصر گزشتہ روز کی تھکن کا کوئی نام ونشان تک نہ تھا۔ میں نے تو فوراً دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور بس فوراً تیاری کی طرف سب کو لگا دیا۔ اللہ اللہ کرتے سامان تیار ہوا، گائیڈ اور گھوڑوں کا انتظام خاکسار رات کو ہی کر چکا تھا۔ ہم ہوٹل پر گئے۔ پراٹھے پکوائے اور ٹن پیک سے چنے کا سالن نکال کر تیار کروایا۔ اپنے گروپ کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے جس نے جتنا چاہا کھایا اور کچھ حسبِ سابق دودھ کا ایک ایک کپ پینے کے بعد چائے بھی پی گئے۔ بہرحال ایک بات خاکسار نے طلبہ کو ضرور بتائی کہ یعنی قرآنی حکم کے مطابق بے شک کھاؤ اور پیو مگر اسراف ہرگز نہ کرو۔

ناشتہ کے بعد ابھی ہم صف بندی کر رہے تھے کہ تین جیپیں ہمارے پاس آکر رکیں ان میں چند انگریز مرد وخواتین سوار تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ ہمارے پاس آئے اور ہمارے بارے میں دریافت کیا۔ پہلے اپنے سفر اور پروگرام کے بارہ میں بتایا۔ جب یہ پتہ لگا کہ یہ لوگ برطانیہ سے اور خاص لندن سے آئے ہیں تو قدرے تفصیل سے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا، بیت الفضل اور بیت الفتوح کا ذکر کیا اس پر ایک خاتون بولیں کہ میں احمدیوں کو جانتی ہوں۔ میں سکول ٹیچر ہوں اور میرے سکول کے بچوں نے آپ کی ”بیت“ کا دورہ کیا ہوا ہے۔ خیر اس مختصر دعوت کے بعد ان مسافروں نے ہمارے ساتھ تصاویر کھنچوائیں اور ہماری خوب حوصلہ افزائی کی۔

ٹریک دودی پت

تقریباً دن کے گیارہ بجے ہمارے سفر کا آغاز ہوا ہوٹل کی پچھلی طرف کوئی سو گز کے فاصلے پر دریا باری باری ایک ڈولی میں بیٹھ کر پار کیا۔ ایک وقت میں صرف ایک ہی سامان کے ساتھ اس رسی سے بندھی ڈولی میں جھولتا ایک طرف سے دوسری طرف جاتا۔ سامان یہاں سے گھوڑوں پر لادا۔ دو گھوڑوں نے ہمارا کافی بوجھ ہلکا کیا، لیکن پھر بھی آٹھ بیگ طلبہ نے باری باری راستے میں اٹھائے۔ کچھ منٹوں تک چلنے کے بعد ہی پیدل دریا عبور کیا۔ ٹھنڈا! نہیں ٹھنڈا یخ پانی تیز رفتاری سے بہہ رہا تھا اکثر نے اپنے بوٹ اور جرابیں اتار لیں، کچھ ایسے ہی پار کر گئے ایک دو نہاتے ہوئے پار کر آئے۔ اب کچھ اونچائی کے بعد بس دائیں بائیں سرسبز پہاڑوں اور بائیں طرف بہتے ہوئے دریا کے ساتھ ہم چلتے گئے اور چلتے گئے۔

غریب لوگوں کی خدمت کی سعادت

ہائیکنگ میں لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے جن کی زبان، لباس، تمدن اور انداز مختلف ہوتا ہے۔ اگر روزمرہ کی دواؤں کا بکس آپ کے پاس ہے تو ان غریب لوگوں کی خدمت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

آج ایک عجیب واقعہ ہوا، دراصل ہمیشہ ہی سفر کے دوران مختلف لوگ دوائی کے حصول کے لئے آجاتے ہیں۔ خاکسار نے طلبہ کو ہدایت کی تھی کہ دوا ضرور دیں لیکن خاکسار کو بتا کر۔ اب معمول کچھ یوں بن گیا کہ سفر میں جب کوئی دوا مانگتا تو طلبہ خاکسار کی طرف اشارہ کر کے کہتے کہ وہ ڈاکٹر صاحب ہیں۔ چند آدمی راستے میں دوا کے لئے آئے، طلبہ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب پیچھے آرہے ہیں۔ وہ افراد خاکسار کے پاس آئے اور بتایا کہ ہماری ایک عورت کی طبیعت خراب ہے آپ اسے دیکھ لیں۔ پاس ہی موجود گھر میں جانے کا کہا۔ خاکسار نے باقی طلبہ کو سفر جاری رکھنے کا کہا اور دوائیاں اور دو طلبہ کے ساتھ ان کے گھر چلا گیا۔ یہ واقعی ان غریب لوگوں کی خدمت کی سعادت تھی۔ عورت بظاہر ٹھیک تھی بس اسکے کان پر زخم تھا جس پر مناسب صفائی نہ کرنے کی وجہ سے زخم خراب ہو رہا تھا۔ فوراً زخم کی صفائی کی جس سے بہت بہتری پیدا ہوئی۔ کچھ ہومیو دوائی اور صفائی کرنے کے لئے دوائی اور صاف روئی ان کے حوالے کی اور واضح طور پر زخم کے بڑھنے کی وجہ بتائی، اس بات سے وہ لوگ بہت مطمئن ہوئے اور دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔

مُلّا کی بستی

اللہ اللہ کر کے ملا کی بستی آئی۔ یہاں چند کچے مکانات ہیں۔ زلزلے کے وقت کے چند ٹینٹ بھی ہیں جو صرف مسافروں کے لئے لگائے گئے ہیں۔ ہم نے بھی ایک ٹینٹ پر قبضہ کیا۔ اپنا سامان اس میں پھینکا اور گرتے پڑتے دودی پت جھیل کی طرف دوڑ لگا دی اور صرف ڈیڑھ گھنٹہ مزید چلنے کے بعد گر گئے۔ اس راستے میں کثرت سے کنچوا نظر آتا ہے جو دور سے ایک مخصوص آواز نکال کر اپنی موجودگی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہ جانور زمین میں گہرے بل بنا کر رہتا ہے۔ کچھ دیر بعد جب ہوش آیا تو فوراً نمازیں ادا کیں اور اسکے بعد جو نظارہ دیکھا اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

جھیل دودی پت (دودی پت سر)

دنیا کی یہ خوبصورت جھیل سطح سمندر سے بارہ ہزار ایک سوفٹ بلندی پر واقع ہے۔ بیسل سے 13 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ناران سے اس کا فاصلہ 60 کلومیٹر اور بالاکوٹ سے 145 کلومیٹر ہے۔

پت سرہند کو زبان میں پانی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ اس جھیل کا پانی ہوا کی لہروں کے ساتھ ساتھ رنگ بدلتا رہتا ہے۔ بیسل سے جھیل تک جانے کا پیدل راستہ ہے۔ یہ جھیل انتہائی بلندی پر واقع ہے۔ سردیوں میں جھیل برف سے ڈھک جاتی ہے۔ گرمیوں میں اس کا جوبن عروج پر ہوتا ہے۔ اس جھیل کا ماحول بڑا پُر سکون اور پر کیف ہے۔ اس کے پس منظر میں برفانی چوٹیاں ہر طرف سبزہ اور پھول دعوت نظارہ دے رہیں ہیں۔ اس قدرتی حسن کو نظر بھر کر نہیں دیکھا جا سکتا۔ انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔ قدرت کے شاہکار اور پر مسرت مناظر کو دیکھ کر انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ وقت رک گیا ہے۔ انسان اپنی تمام پریشانیوں کو بھول کر خود کو عجیب دنیا میں محسوس کرتا ہے۔ جھیل دودی پت سر دور دراز اور غیر آباد علاقے میں ہے۔ یہاں قیام و طعام کی کوئی سہولت میسر نہیں۔ جھیل دودی پت سر کی ٹراؤٹ مچھلی لذیذ ترین مچھلی ہے۔

ان خوشنما نظاروں کو آنکھوں میں بسانے کے بعد ہلکی ہلکی برف باری نے ہمیں یاد دلایا کہ واپس جانا ہے۔ اب کچھ ہماری ہمت بحال ہوگئی تھی۔ جلد خیموں تک آئے روٹیوں کا آرڈر ہم دے گئے تھے جو ایک مقامی آدمی اپنے گھر سے پکوالایا اور سالن ہم نے ٹن پیک سے نکال کر تیار کرلیا۔ سب کھانے پر ٹوٹ پڑے۔ نمازیں ادا کیں، کچھ نے چائے پی کچھ ویسے ہی سو گئے۔ آج بھی ہومیو ادویات اور کچھ Pain Killers کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ رات خوب بارش ہوئی مگر ہم رہے بے خبر۔ صبح P.T.I. صاحب کی آواز نے ہمیں بیدار کیا۔ نماز ادا کی۔ اب اگلے سفر کی تیاری کرنا تھی۔ سامنے ایک دریا تھا جو جھیل دودی پت سے آرہا تھا۔ ایسے ہی ذرا ہاتھ پانی میں ڈالا تو چیخ نکل گئی۔ اچھل اچھل کر ہاتھ کو سہلایا۔ کچھ نے ہمت نہیں ہاری اور باقی نے کہا چلو اب کل ہی منہ دھولیں گے۔

آخری دن کی ہائیکنگ کا آغاز ہونے والا تھا۔ ناشتے میں سارا کھانے پینے کا سامان ختم کیا۔ Day Packs سب کے سپرد کئے۔ اس دوران انکشاف ہوا کہ عزیزم اویس ربانی اور شمس اقبال سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ یا اللہ خیر! اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد زیادہ تر سامان گھوڑوں پر لادا۔

اس دوران طلبہ نے وہ سوال کر ہی لیا جس کا مجھے ڈر تھا۔ ہم نے جانا کس طرف ہے؟ ایک راستے سے ہم آئے تھے سامنے کا راستہ جھیل دودی پت کا تھا اور دائیں بائیں اونچے پہاڑ۔ اس دوران پھر سوال دہرایا

گیا۔ ہم نے جانا کس طرف ہے؟ جواب دیا: دائیں طرف والے پہاڑ کو بس عبور کرنا ہے۔

اوئے مر گئے۔ مجھے کوئی کندھے پر اٹھا لے۔ میں نہیں جارہا۔ پہلے تو بچ گئے لیکن آج تو پھنس گئے۔ اب کیا ہوگا۔

یہ وہ مختلف ریمارکس تھے جو خاکسار کے گنہگار کانوں نے سنے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ باتیں بھی سننے کو ملیں کہ جب سارا ٹریک کرلیا ہے تو یہ بھی ہو ہی جائے گا۔

سامنے دریا کو ننگے پیر پار کیا۔ اب قدرے دھوپ نکل آئی تھی۔ شروع میں ہی کافی سیدھی چڑھائی چڑھنے کے بعد معاملہ نسبتاً آسان ہوگیا۔ تقریباً تین گھنٹوں میں اوپر پہنچے باقی ساتھیوں کا انتظار کیا۔ اس دوران برف باری سے لطف اندوز ہوئے تصاویر اتاریں۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے۔ یہاں سامنے ہی پانی کے تین خوبصورت ذخیرے اردگرد برف سے ڈھکے نظر آئے۔ یہ نظارہ کمال کا تھا۔ نقشہ کے مطابق ان کا نام جھیل ہنس جوڑ ہے۔ یہاں طلبہ نے خوب تصاویر بنوائیں۔

اب نیچے اترنے کا مرحلہ تھا۔ خاکسار نے خاص کر طلبہ کو خصوصی ہدایت دی کہ نہایت آرام سے اترنا ہے اور خاص کر بھاگنا نہیں ہے۔ اب نہایت تیزی کے ساتھ سفر جاری تھا۔ ایک جگہ رک کر نمازیں ادا کیں۔ اس موقع پر گائیڈ خاکسار کے پاس آیا اور اس نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ یہاں بہت لوگ آتے ہیں۔ اکثر لڑکے ہی ہوتے ہیں لیکن تم لوگوں جیسا کم آتا ہے جو نماز باقاعدہ پڑھتا ہے۔ ہمارا گائیڈ کیا جانے کہ ہم کون ہیں۔ ہم تو وہ خوش قسمت ہیں جن کو اس زمانہ میں دنیا کی سب سے بڑی نعمت ”خلافت کی برکات“ حاصل ہیں۔

دو گھنٹے بعد ہم بآسانی نیچے روڈ پر اتر گئے۔ یہ کچی روڈ جل کھڈ سے نوری ٹاپ اور پھر نیلم ویلی کی طرف جارہی ہے۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ کچھ دیر آرام کے بعد واپس ہوئے اور جل کھڈ کی طرف روانہ ہوئے ہر کوئی اپنی موج مستی میں ٹہلتا ٹہلتا اپنے ساتھیوں کے ساتھ باتیں کرتا ہوا جل کھڈ پہنچا۔ سب نے خوشی سے خوب نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ وہاں موجود لوگ ہمیں دیکھ کر حیران تھے۔ ہر کوئی ہماری حالت دیکھتا، ہم سے پوچھتا کہ کہاں سے آرہے ہو اور ہمیں خوب داد دیتا۔ خاکسار نے فرداً فرداً تمام طلبہ کو گلے لگایا اور ٹریکنگ کامیابی سے پوری کرنے پر مبارکباد دی۔ سب بہت خوش تھے۔ اویس اور شمس بھی بہتر نظر آرہے تھے۔ تھوڑی ریفریشمنٹ کے بعد جیپوں پر ناران کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل کچھ دیر ہم نے جھیل جل کھڈ کے پاس آرام کیا۔

خوشی سے باتیں کرتے ہوئے وقت جلد گزر گیا اور ناران میں بھی لوگوں نے ہمارا بھرپور استقبال کیا۔ مختلف لوگوں نے آکر ٹریک کے بارے میں معلومات لیں۔ ہمارے ہوٹل والا بھی ہر کسی کو ہمارے پاس لیکر آتا۔ خاص کر ایسے نوجوان جو جھیل دودی پت دیکھنے کے خواہش مند تھے۔

جھیل جل کھڈ

جھیل جل کھڈ، جل کھڈ سے ایک کلومیٹر دور ہے۔ جھیل جل کھڈ ایک خوبصورت جھیل ہے۔ جھیل کے پانی کا رنگ گہرا نیلا ہے۔ ہوا چل رہی ہو تو پانی میں لہریں پیدا ہوجاتی ہیں۔ جس سے اس کے حسن میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ جھیل کے کنارے سبزہ اور سرخ رنگ کے کنول تیرتے رہتے ہیں۔ جھیل جل کھڈ سے ایک کچی سڑک نوری ٹاپ کی طرف جاتی ہے۔

نوری ٹاپ جل کھڈ سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ نوری ٹاپ سطح سمندر سے تیرہ ہزار دو سو فٹ بلندی پر واقع ہے۔ یہاں آپ کو گرمی کے موسم میں مختلف پرندے بھی نظر آئیں گے۔ وادی کی دوسری جھیلوں کی طرح یہ زیادہ مشہور نہیں اور لوگ یہاں سے بے خیالی میں گزر جاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر آپ ایک دفعہ ٹھہر کر اس کو دیکھیں تو اس کے سحر میں ضرور گرفتار ہوجائیں گے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

واپسی کا سفر

ناران پہنچتے ہی سامان ہوٹل کے کمروں میں پھینکا، میرے یہ اعلان کرنے کی دیر تھی کہ رات کے کھانے کے لئے سب رات دس بجے کمرے میں اکٹھے ہوجائیں کہ ایک دم سب غائب ہوگئے۔ کوئی نہانے کے لئے گیا، کوئی فون کرنے لگا، کسی نے خریداری کے لئے دوڑ لگادی اور کچھ میری طرح خط کروانے اور بال کٹوانے کے لئے دوڑ پڑے۔

آج رات کا کھانا حسب روایت اور بقول P.T.I. صاحب، خوب تھا۔ خاص کر کٹا کٹ تیار کروائی گئی تاکہ طلبہ کو مختلف کھانے کھانے کا موقع ملے۔ تقریباً نصف طلبہ نے بتایا کہ یہ ڈش انہوں نے زندگی میں پہلی دفعہ کھائی ہے۔ حسب خواہش چائے اور دودھ کا دور چلا۔ ہر کوئی آج ایک طویل سفر کے باوجود ہشاش بشاش تھا۔ صرف اویس بہتر محسوس نہیں کررہا تھا اس لئے اسے ہم نے دودھ ڈبل روٹی کھلا کر اور دوائی دیکر سلادیا۔ سب ایک عجیب خوشی کے عالم میں تھے۔ رات کچھ نے خریداری میں اور سوپ وغیرہ پی کر گزاری۔ موسم سرد تھا اس لئے حسب فرمائش ابلے انڈے اور چائے کا دور بھی چلا۔ معلوم نہیں کب نیند آگئی۔ صبح تقریباً ساڑھے چار بجے بیدار ہوئے۔ نماز کے بعد فوراً سامان سمیٹا اور واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔

صبح کا وقت تھا، گاڑی میں تلاوت کی کیسٹ لگی تھی اور ہر کوئی خاموشی سے بیٹھا تلاوت سن رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ہمارے کچھ ساتھی سو گئے۔ راستے میں ایک جگہ لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے رُکنا پڑا۔ ایک جگہ ناشتہ کیا۔ یوں تقریباً دن دو بجے ہم مری وارد ہوئے۔ ایک رات مری میں قیام کیا۔ رات بازار میں ہر کوئی خریداری کرتا نظر آیا۔ پتہ نہیں کون کس وقت سویا، بہرحال سارے صبح نماز فجر کے بعد 6 بجے راولپنڈی کے لئے تیار کھڑے تھے۔ ایک گھنٹے بعد ہم راولپنڈی کے لئے روانہ ہوئے۔ سیدھا پیرودہائی اڈے پر اس جگہ اترے جہاں سے ربوہ کے لئے اعوان کوچ روانہ ہوتی ہے۔ گاڑی سامنے ہی کھڑی تھی فوراً سامان لوڈ کیا اور جب بکنگ کروائی تو پتہ لگا کہ سات دنوں میں کرایہ 10 فیصد بڑھ گیا ہے۔ بہرحال ہم سخت تھکے ہوئے تھے۔ ایک قریبی ہوٹل سے ناشتہ کیا۔ اپنے کچھ ساتھیوں کو رخصت کیا۔ سب کے منہ کالے ہورہے تھے۔ سرد موسم سے گرمی میں آنے کی وجہ سے چہرے اور ہاتھوں کی جلد اتر رہی تھی۔

راولپنڈی سے ربوہ تک کا سفر ہم میں سے اکثر نے سوتے ہوئے گزارا۔ سرگودھا آنکھ کھلی تو گاڑی نے Stay کیا ہوا تھا۔ گاڑی سے باہر نکلے تو سخت گرمی، جلد جلنے لگی دل چاہا واپس چلیں۔ فوراً سافٹ ڈرنکس کا بندوبست کیا۔ بالآخر دوپہر چار بجے کے قریب ہم ربوہ میں بخیر وعافیت پہنچ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسولؐ اور سلطان الحدیث

حضرت ابوہریرہؓ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ نام کے بارے میں مورخین میں اختلاف ہے۔ کسی نے عمیر بن عامر، کسی نے عبداللہ بن عامر اور کسی نے عبدالرحمٰن بن صخر لکھا ہے۔ بعض کے بقول زمانہ جاہلیت میں آپ کا اصل نام عبدالشمس تھا۔

جب آپؓ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو رسول اللہؐ نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھ دیا۔ آپ یمن کے رہنے والے اور قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ ابوہریرہ آپ کی کنیت تھی۔ ہریرہ کا لفظ ”ہرۃ“ (بلی) سے نکلا ہے۔ اس کنیت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک دن آپ ایک بلی کا بچہ لیے ہوئے تھے کہ رسول اللہؐ کی نظر پڑ گئی۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپؓ نے جواب دیا۔ یا رسول اللہؐ یہ بلی ہے۔ آپ نے فرمایا ابا ہریرہ (اے بلی والے)

ابوہریرہؓ کے والد صخر عالم شباب میں وفات پاگئے تو آپ کی پرورش آپ کی والدہ امیمہ یا میمونہ نے کی۔ آپؓ اپنی قبل از اسلام مشکلات بیان کرتے ہیں کہ ”میں یتیمی کی حالت میں پروان چڑھا اور جوان ہوا اور مسکینی کی حالت میں ہجرت کی اور غزوان کی بیٹی کی نوکری کرتا تھا۔ اس تنخواہ پر کہ اس کے گھر سے پیٹ بھر کر کھانے کو مل جائے اور جب وہ سوار ہوکر جائیں تو ان کے پیچھے چل کر ان کے اونٹوں کو چلانے کے لئے کوئی گیت گاتا رہوں اور جب وہ کسی جگہ پڑاؤ کریں تو ان کے کھانا پکانے کے لئے لکڑیاں چن چن کر لایا کروں“۔

ابوہریرہؓ نے جب اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تو اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو والدہ بھی ہمراہ تھیں۔ مگر انہوں نے اسلام قبول نہ کیا پھر آپؓ نے رسول اللہ سے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسولؐ دعا کیجیے میری والدہ بھی اسلام کی نعمت سے مالا مال ہوجائیں۔ آپؐ نے دعا کی تو وہ بھی مسلمان ہوگئیں۔

حضرت ابوہریرہؓ 7ھ میں صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر کے درمیانی زمانہ میں اسلام لائے۔ اس وقت آپؓ کی عمر 30 برس تھی۔

حضرت ابوہریرہؓ کا شمار اہل صفہ میں ہوتا ہے۔ گو کہ آپؓ نے براہ راست رسول اللہؐ سے علم حاصل کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ان سات صحابہ کرام میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ جن سے بکثرت احادیث مبارکہ مروی ہیں۔ آپ سے قریباً 5374 احادیث مروی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میرا حافظہ کمزور تھا۔ اکثر باتیں یاد نہ رہتی تھیں۔ ایک دن میں نے آنحضرتؐ سے اس کی شکایت کی اور حافظہ کے قوی ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے حکم کی تکمیل کی اور چادر پھیلا دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اسے اپنے سینے سے لگاؤ۔ میں نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔ چنانچہ اس کے بعد پھر میں کبھی بھی کوئی بات نہیں بھولا۔

ابوہریرہؓ مردوں میں سے حدیث کے سب سے بڑے راوی ہیں اور سلطان الحدیث کہلاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں کچھ عرصہ بحرین کے گورنر رہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں مدینے میں گوشہ نشین ہوگئے اور بعض روایات کے مطابق یہیں 676ء (58ھ) میں 78 برس کی عمر میں انتقال کیا۔

جب آپ کا وقت نزع آیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری دنیا کے چھوٹنے پر ہرگز نہیں رو رہا ہوں۔ بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میرا سفر بہت لمبا ہے اور سامان سفر بہت تھوڑا ہے اور اب میں اس مقام پر پہنچ چکا ہوں کہ جان نکلتے ہی یا تو مجھے جنت میں لے جایا جائے گا یا جہنم میں۔ میں نہیں جانتا کہ مجھے کس میں لے جایا جائے گا۔ اس خوف سے رونا آگیا ہے۔

انہوں نے وصیت کی کہ مجھے رسول اللہؐ کی طرح کفن پہنانا۔ میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔ میری میت پر آواز سے نہ رونا اور میرے جنازے کو میرے رب کی طرف جلدی لے کر چلنا۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے غزوان جس کے ہاں ملازمت کرتے تھے اس کی بیٹی سے شادی کی۔ آپ کی زوجہ صحابی رسول حضرت عتبہ بن غزوانؓ کی بہن تھیں۔

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نادار مریضوں کی امداد

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو''

(البقرہ:196)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

درخواست دعا

مکرم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ 93/TDA ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 93/T.D.A ضلع لیہ ہائی بلڈ پریشر اور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ موصوف کی کامل اور جلد شفایابی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم مسعود احمد خورشید صاحب سنوری امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا مورخہ 27/اپریل 2009ء کو بفضل اللہ تعالیٰ Pace Maker کی تیسری لیڈ (Lead) کا دو گھنٹے کا کامیاب آپریشن ہوا۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ والی فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فیصل آباد ہسپتال سے اب گھر آ گئے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ پیشاب کے لئے نالی لگی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ کمر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ طاہرہ خان صاحبہ صدر لجنہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد محترم رشید احمد خان صاحب سانگھڑ حال کینیڈا 20/اپریل 2009ء کو بعارضہ کینسر بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا 26/اپریل 2009ء کو آپ کی نماز جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صدیق احمد منور صاحب صدر محلّہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ نے دعا کرائی۔ آپ بہت صاف گو عادت کے مالک تھے۔ دو مرتبہ 1988ء اور 1994ء میں اسیر راہ مولیٰ کی سعادت نصیب ہوئی جیل میں بھی جرأت مندی سے دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ جیل میں شروع کے دن ابو نے بہت مشکل میں گزارے مگر ہمت نہ ہاری آہستہ آہستہ قیدیوں کو سمجھاتے رہے بعد میں انہی قیدیوں نے ابو جان سے کہا کہ آپ ہماری نماز کی امامت کرایا کریں۔ اس طرح آپ نے وہاں نماز پڑھانا شروع کر دی۔ بیماری کے آخری دنوں میں ربوہ آنے کی شدید خواہش تھی مگر بیماری کی وجہ سے سفر ناممکن ہو گیا تھا۔ آخری وقت میں اپنے بیٹوں مکرم آصف محمود خان صاحب، مکرم راشد محمود خان صاحب اور مکرم عاصم خان صاحب کے پاس کینیڈا میں مقیم تھے۔ تینوں بیٹوں اور تینوں بہوؤں کو خدمت کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں سب بچے خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم فرید احمد خرم صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد یعقوب صاحب کاہلوں ولد مکرم لال دین صاحب دارالیمن وسطی حمد مورخہ 27/اپریل 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 80 سال تھی۔ مورخہ 28/اپریل کو بعد نماز عصر بیت الحمد دارالیمن وسطی میں مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نماز ہمیشہ بیت الذکر میں ادا کرتے۔ وقت سے پہلے بیت الذکر پہنچتے اور ہمیشہ پہلی صف میں بیٹھتے تھے اور پوتوں کو بھی بیت الذکر میں نماز کے لئے لے کر جاتے تھے۔ آپ بہت حلیم الطبع تھے۔ اپنے عزیز واقارب سے ہمیشہ محبت کا سلوک کرتے تھے اور بے ضرر طبیعت کے مالک تھے۔ چھوٹے بچوں سے پیار کرنا آپ کی امتیازی صفت تھی۔ جس شب آپ کی وفات ہوئی اس شب بھی آپ اپنے پوتوں کو لے کر بیت الحمد دارالیمن وسطی حمد میں علمی وورزشی ریلی میں شرکت کرنے کے لئے لے کر گئے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے تک بچوں کے ساتھ بیت الذکر میں ہی موجود رہے اور ریلی ختم ہونے پر بچوں کو ساتھ لے کر آئے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں سب بچے خدا کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ آپ مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کے خسر تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم برکات احمد قمر صاحب بٹ سیکیورٹی گارڈ طاہر انسٹیٹیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ شفیق احمد صاحب ساکن دنیا پور مورخہ 24/اپریل 2009ء کو وفات پا گئیں۔ 25/اپریل کو مرحومہ کی نماز جنازہ مربی صاحب ضلع ملتان نے پڑھائی اور دنیا پور کے مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی موصوف نے ہی کروائی۔ مرحومہ مکرم خواجہ خلیل احمد بٹ صاحب مرحوم گوجرہ کی بڑی صاحبزادی اور مکرم سیٹھ محمد دین صاحب کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک ملنسار خوش اخلاق مہمان نواز تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔

3۔ووڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔آٹو الیکٹریشن۔2۔جنزل الیکٹریشن 3۔ پلمبنگ

☆ داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ رفون نمبر 047-6002033 اور 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ کلاسز کا آغاز یکم جولائی 2009ء سے ہوگا۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

(نگران دارالصناعۃ)

پہلا برٹش احمدی قادیان میں

مسٹر عبداللہ سکاٹ پہلے برطانوی احمدی تھے جو 9 مئی 1931ء کو قادیان تشریف لائے اور قریباً دو ماہ تک مرکز احمدیت کی برکات سے مستفید ہوئے۔ اس دوران آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کا موقعہ بھی ملا۔ واپسی پر آپ نے قادیان سے متعلق اپنے تاثرات ایک مفصل مضمون میں قلمبند کئے جن میں قادیان کی بیوت الذکر، اس کے اداروں اور پاکیزہ اور روحانی فضا کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا کہ قرآن شریف میں جنت کی جو تفصیل لکھی ہے کہ وہاں نہ غم ہوگا، نہ ڈر، نہ جھگڑے، ہر شخص ایک دوسرے سے السلام علیکم کہہ کر ملاقی ہوگا۔ یہی بات میں نے قادیان میں بچشم خود مشاہدہ کی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 277)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ تمام کاروباری احباب جماعت سے تعاون کی

DERMAXO CREAM
خارش داد چنبل اگزیما داغ دھبے اور بیشمار جلدی عوارض کیلئے مفید۔ قیمت -/30 روپے طبیبوں کو رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

بریکنگ نیوز
شالیمار فلائنگ کوچز
A/C VCD
ربوہ سے اسلام آباد
براستہ سیال موڑ
روانگی پہلا ٹائم 1:00 بجے دوپہر
روانگی دوسرا ٹائم 2:00 بجے دوپہر
روانگی تیسرا ٹائم 4:30 بجے سہ پہر
(کراچی کمپنی) کرایہ -/300 روپے (نان سٹاپ)
ایڈوانس بکنگ جاری ہے
ربوہ گڈز مین بس سٹاپ ربوہ
فون 0476211222,0476214222
0345-7874222

(بقیہ از صفحہ 1)

سوم 1۔مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد صاحب ہاشمی گلشن اقبال غربی کراچی

2۔مکرم مرزا رفیق احمد صاحب واہ کینٹ راولپنڈی

3۔مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

1۔مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید صاحب فیصل ٹاؤن لاہور
2۔مکرم بشارت احمد طاہر صاحب کھاریاں گجرات
3۔مکرم انجینئر عبدالسلام ارشد صاحب چھاؤنی لاہور
4۔مکرم سردار علی صاحب شالامار ٹاؤن لاہور
5۔مکرم رحمت علی ظہور صاحب شالامار ٹاؤن لاہور
6۔مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب فضل عمر۔فیصل آباد
7۔مکرم سید نوید احمد بخاری صاحب سمن آباد لاہور
8۔مکرم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس لاہور
9۔مکرم اعجاز احمد محمود صاحب دارالسلام لاہور
10۔مکرم عبدالمالک صاحب دارالنصر شرقی نور۔ربوہ

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

(بقیہ از صفحہ 2)

ٹورنامنٹ کے اختتام پر مکرم عبدالواسع صاحب ٹورنامنٹ کے سیکرٹری نے ٹورنامنٹ کی مختصر رپورٹ پیش کی۔جبکہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یو۔کے نے جو خود بھی ربوہ میں قیام کے دوران باسکٹ بال کے اچھے کھلاڑی رہ چکے تھے، محترم مہمان خصوصی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور فائنل میچ کے موقع پر تشریف لائے تمام مہمانان کا شکریہ ادا کیا، محترم مہمان خصوصی نے اس کے بعد ٹورنامنٹ کی فاتح اور رنرز اپ ٹیم کے کھلاڑیوں اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں اور آفیشلز میں میڈل، شیلڈز اور انعام تقسیم فرمائے۔

اس ٹورنامنٹ کے اختتام کے بعد بیت الفضل لندن کے مشرقی طرف واقعہ مارکی میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ازراہ شفقت ٹورنامنٹ میں شرکت اختیار کرنے والی تمام ٹیموں کے کھلاڑیوں، مینیجرز، کوچز، ریفریز اور آفیشلز کے لئے ایک شاندار دعوت کا انتظام کیا گیا تھا۔اس تاریخی دعوت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ تمام ٹیموں کے گروپ فوٹوز لئے گئے اس کے بعد حضور پرنور نے دعا کروائی اور اس طرح یہ تاریخی اور شاندار انٹرنیشنل باسکٹ بال ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ ذکیہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب کے پیٹ کی رسولی کا بفضل خدا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری بیٹی کو کامل اور عاجل شفا عطا فرمائے اور بعد از آپریشن پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

خبریں

فوج کو عسکریت پسندوں کے خاتمے کا حکم دے دیا گیا ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم گیلانی نے کہا کہ اس وقت قوم کو قومی سلامتی اور اقتصادی ترقی کے دو چیلنج درپیش ہیں۔سوات کی صورتحال ہماری فوری توجہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم دہشت گردوں کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے، ہم انہیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور کردیں گے اور اس حوالے سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔وقت آ گیا ہے کہ قائد اور اقبال کے پاکستان کو یرغمال بنانے والوں کے خلاف پوری قوم متحد ہو جائے اور حکومت کا ساتھ دے۔ہماری نیک نیتی کو ہماری کمزوری سمجھا گیا، معاہدے کے باوجود عسکریت پسندوں نے ہتھیار نہیں ڈالے۔

سوات اور بونیر میں آپریشن جاری، صوفی محمد کے بیٹے سمیت مزید 25 عسکریت پسند ہلاک سوات، بونیر اور دیر میں جاری آپریشن اور جھڑپوں میں صوفی محمد کے بیٹے کفایت اللہ اور طالبان کمانڈر ابن عقیل سمیت مزید 25 عسکریت پسند ہلاک، 3 اہلکار جاں بحق اور طالبان نے لیویز کے صوبیدار میجر سمیت 13 اہلکاروں کو یرغمال بنالیا ہے۔

لڑاکا طیاروں نے مالم جبہ، منگلور، مٹہ، پیوچار، شاہ ڈیرئی اور زرخیلہ چوک پر عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ مینگورہ شہر اور سیدو شریف میں سرکاری افسروں کے دفاتر پر تاحال عسکریت پسندوں کا قبضہ ہے اور لوگ بڑی تعداد میں نقل مکانی کر رہے ہیں۔

مہنگائی کا مقابلہ کرنے کیلئے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں 15 فیصد بڑھانے کا فیصلہ وفاقی حکومت نے پنشن اینڈ پے کمیٹی کی طرف سے مخالفت کے باوجود بڑھتی ہوئی مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تنخواہوں میں اضافے سے خزانے پر پڑنے والے اضافی بوجھ کے بارے میں رپورٹ تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔حکومت کو دی گئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ رواں مالی سال میں مہنگائی کی شرح مسلسل 20 فیصد سے زائد رہی ہے جس نے غریب آدمی کو سخت متاثر کیا ہے۔

پولیس آرڈر 2002ء سے صورتحال خراب ہوگئی، لوگ دو جگہ رشوت دینے پر مجبور چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ پولیس آرڈر مجریہ 2002ء کے نفاذ سے صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے، نئے قانون کے تحت عوام ایک کی بجائے دو جگہ رشوت دینے پر مجبور ہیں۔انہوں نے کہا کہ پولیس آرڈر کے نفاذ سے حالات اتنے خراب ہو گئے ہیں کہ لاش گھر میں ہوتی ہے جبکہ ورثاء کو مقدمہ اندراج کے لئے پہلے پیسے اور بعد میں تفتیش کی خاطر گاڑیاں دینا پڑتی ہیں۔معاشرے کے خلاف جرائم کرنے والوں سے سختی سے نمٹا جائے۔جیلوں کی حالت اتنی خراب ہے کہ حکومت کی طرف سے اعلان کردہ سزاؤں میں تخفیف لینے کے

ربوہ میں طلوع وغروب 9 مئی

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:14
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	7:56

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

جنریٹر برائے فروخت
ایک عدد جنریٹر 2/K.V جینوئن
گیس کٹ فٹڈ بہت کم چلا ہوا
برائے رابطہ: 0333-6715565

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
Hoovers World Wide Express
کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)
فی کلو ریٹس یوکے Rs.250/- جرمنی Rs.280/- یوایس اے کینیڈا Rs.440/-
کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL
پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
C.E بلال احمد انصاری بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
PH 0333-6708024, 0345-4866677
042-5054243

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیٹر ہاوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513,042-7963205

FD-10

MEHREEN TRAVELS
our Servicses
* Air Ticketing & Reservation.
* Hotel Reservations.
The best services in affordable price
Yes your own travel consultant: Mehreen Travels.
For any enquiry :
Please contact: 042-6280443-44 Cell#:0345-4033286 Fax #: 6280506
108-B- Sadiq plaza, 69 shahrah-e-Quaid-e-Azam Lahore
E-mail:mehreentravels@hotmail.com

Tables Partitions Workstations Storage Units
enliven
Customized Office Furniture
8 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 668 6919-929
+9242 661 0114-115
Fax:+9242 661 0424
Emal:muzaffar@enlivensolution.com
Cell:0321-8487933

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238